بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہر احمدی لڑکی، لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 جنوری 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دین اور مذہب ان کی آزادی کو سلب کرتا ہے اور ان پر پابندیاں لگاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ دین کی تعلیم میں تم پر کوئی بھی تنگی کا پہلو نہیں ڈالا گیا۔ بلکہ شریعت کی غرض تو انسان کے بوجھوں کو کم کرنا اور صرف یہی نہیں بلکہ اسے ہر قسم کے مصائب اور خطرات سے بچانا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں واضح کیا گیا ہے کہ دین یعنی دین اسلام جو تمہارے لئے نازل کیا گیا ہے اس میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو تمہیں مشکل میں ڈالے بلکہ چھوٹے سے چھوٹے حکم سے لے کر بڑے سے بڑے حکم تک ہر حکم رحمت اور برکت کا باعث ہے پس انسان کی غلط سوچ ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو کر ہم اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے تو اپنا نقصان کریں گے۔ اگر انسان عقل نہیں کرے گا تو شیطان جس نے روزِ اول سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں انسانوں کو گمراہ کر کے نقصان پہنچاؤں گا وہ انسان کو تباہی کے گڑھے میں گرائے گا۔ پس اگر اس کے حملے سے بچنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ضروری ہے۔ بعض باتیں بظاہر چھوٹی لگتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کو معمولی سمجھنے کی وجہ سے ان کے نتائج انتہائی بھیانک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پس ایک مومن کو کبھی بھی کسی بھی حکم کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت دین سے دور ہٹ گئی ہے، اس لئے ان کے برائی اور اچھائی کے معیار بھی بدلتے جا رہے ہیں۔ مثلاً اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی اور فیشن کے نام پر عورتوں مردوں میں ننگ عام ہو رہا ہے۔ ترقی یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کھلے عام بے حیائی کی جائے اور ظاہر ہے اس کا اثر پھر ہمارے بچوں اور بچیوں پر بھی ہو گا جو یہاں رہتے ہیں اور کچھ حد تک ہو بھی رہا ہے۔ بعض بچیاں جب جوانی میں قدم رکھنے لگی ہیں تو مجھے لکھتی ہیں کہ اسلام میں پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم یہاں یورپ کی آزاد لڑکیوں کی طرح تنگ جین اور بلاؤز پہن کر بغیر برقع کے یا کوٹ کے گھر سے باہر نہیں جا سکتیں؟ پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔ اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ پس حیادار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے۔ اگر ترقی یافتہ ملک آزادی اور ترقی کے نام پر اپنی حیا کو ختم کر رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ دین سے بھی دور ہٹ چکے ہیں۔ پس ایک احمدی بچی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے، یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ ایک احمدی بچے نے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے ایک احمدی شخص مرد، عورت نے مانا ہے اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور یہ مقدم رکھنا اُسی وقت ہو گا جب دین کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔

یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر بات کھول کھول کر بیان فرما دی ہے۔ چنانچہ اس بے پردگی اور بے حیائی کے بارے میں آپ ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو رَوا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے، نہ آخرت کا یقین ہے، دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل کے معاشرے میں جو برائیاں ہمیں نظر آ رہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کرتی ہیں پس ہر احمدی لڑکی لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں۔ تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ

معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ایک بچی نے پچھلے دنوں مجھے خط لکھا کہ میں بہت پڑھ لکھ گئی ہوں اور مجھے بینک میں اچھا کام ملنے کی امید ہے۔میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اگر وہاں حجاب لینے اور پردہ کرنے پر پابندی ہو کرٹ بھی نہ پہن سکتی ہوں تو کیا میں یہ کام کر سکتی ہوں؟کام سے باہر نکلوں گی تو حجاب لے لوں گی کہتی ہے کہ میں نے سنا تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ کام والی لڑکیاں اپنے کام کی جگہ پر اپنا برقع حجاب اتار کر کام کر سکتی ہیں۔اس بچی میں کم از کم اتنی سعادت ہے کہ اس نے ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ اگر آپ منع کریں گے تو میں کام نہیں کروں گی۔

دنیا تو پہلے ہی اس بات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے کہ وہ لوگ جو اپنے مذہب کی تعلیمات پر چلنے والے ہیں اور خاص طور پر مسلمان ہیں،انہیں کس طرح مذہب سے دُور کیا جائے۔اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت سے زور لگا رہی ہیں کہ مذہبی تعلیمات اور روایات کو مسلمانوں کے اندر سے ختم کیا جائے یہ لوگ اس کوشش میں کہ مذہب کو ازادی اظہار اور آزادی ضمیر کے نام پر ایسے طریقے سے ختم کیا جائے کہ ان پر کوئی الزام نہ آئے کہ دیکھو ہم زبردستی مذہب کو ختم کر رہے ہیں۔ہمیں دعاؤں پر ابھی زور دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنے کی ہمیں ہمت اور توفیق بھی دے اور ہماری مدد بھی فرمائے۔اگر ہم سچائی پر قائم ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ایک دن ہماری کامیابی بھی یقینی ہے۔اسلام کی تعلیمات نے ہی دنیا پر غالب آنا ہے۔

اسلام ہمیشہ رہنے کے لئے ہے۔قرآن کریم کی تعلیمات قیامت تک کے لئے ہیں۔اس لئے ہمیں بغیر کسی احساس کمتری کے اپنی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے اور دوسروں کو بھی بتانا چاہئے کہ تم جو باتیں کرتے ہو یہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہیں اور تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں۔اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں جو انسان کو غلط قسم کی پابندیوں میں جکڑ دیتا ہے بلکہ حسب ضرورت اپنی تعلیمات میں نرمی کے پہلو بھی ہیں۔

ہم احمدیوں کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے،شیطان ہر طرف سے پُر زور حملے کر رہا ہے۔اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں مردوں اور عورتوں نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔ پس اگر ہم نے اپنے آپ کو ختم ہونے سے بچانا ہے تو پھر ہر اسلامی تعلیم کے ساتھ پُر اعتماد ہو کر دنیا میں رہنے کی ضرورت ہے یہ نہ سمجھیں کہ ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ چلنے میں ہماری بقا ہے۔خاص طور پر نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر غور کرنے کی ضرورت ہے،دنیا سے متاثر ہو کر اس کے پیچھے چلنے کی بجائے دنیا کو اپنے پیچھے چلانے کی ضرورت ہے۔دنیاداروں کے پیچھے چلتے رہے اور ان کی طرح زندگی گزارتے رہے تو پھر دنیا کے مقابلے کی بجائے خود دنیا میں ڈوب جائیں گے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔اسلام کی ترقی کے لئے ہر وہ چیز ضروری ہے جس کا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔پردے کی سختیاں ،اسلام کی پابندیاں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ مردوں اور عورتوں دونوں کو حکم ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ایک آیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو پہلے کہا ہے کہ غضِ بصر سے کام لو۔کیونکہ یہ بات پاکیزگی کے لئے ضروری ہے۔پس عورتوں سے سے پہلے مردوں کو کہہ دیا کہ ہر ایسی چیز سے جس سے تمہارے جذبات بھڑک سکتے ہیں بچو۔مردوں کو یہ حکم دینے کے بعد کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھو عورت کی عزت کرو،پھر عورتوں کو تفصیل سے حکم دے دیا کہ تم نے بھی اپنی نظریں نیچی رکھنی ہیں اور پردہ کس طرح کرنا ہے۔اور کس کس سے کرنا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں آجکل پردے پر حملے کیے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردے سے مراد قید خانہ نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ پس کسی احمدی لڑکے یا لڑکی کو اور مرد اور عورت کو کسی قسم کی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اسلام کی تعلیم ہی ہے جس نے دنیا کو پُر امن اور اللہ تعالیٰ کی طرف لانے والا بنانا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا ایک اور بات میں مربیان اور انکی بیویوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اپنے لباس اور اپنی نظروں میں بہت زیادہ احتیاط کریں ان کے نمونے جماعت دیکھتی ہے،مربی اور مبلغ کی بیوی بھی مربی ہوتی ہے اور اس کو اپنے ہر معاملے میں اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے مرد بھی اور ہماری عورتیں بھی حیا کے اعلیٰ معیاروں کو قائم کرنے والے ہوں اور اسلامی احکامات کی ہر طرح ہم سب پابندی کرنے والے ہوں۔آمین

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی